قربانی کے چار دن ہیں

عید کا دن قربانی کا بڑا بزرگ دن ہے اس دن روپیہ پیسہ صدقہ خیرات کیا جائے اتنا ثواب نہیں جسقدر خون بہانے میں ثواب ہے یعنی قربانی کرنے میں ترغیب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ دن کھانے پینے کے دن ہیں اور ذکر اللہ کے دن ہیں یہ دن مسلمانوں کی عید کے دن ہیں۔ گیارہویں۔ بارہویں۔ تیرہویں تاریخ تک قربانی کرنا درست ہے عن جبیر بن مطعم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل ایام التشریق ذبح رواہ احمد واخرجہ ابن حبان فی صحیحہ۔ ہر ایک دن تشریق ذبح کرنے کے دن ہیں۔ نماز عید پڑھکر قربانی کرنا چاہئے۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان ذبح قبل الصلاۃ فلیعد۔ متفق علیہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز عید کے پہلے ذبح کرے وہ دوبارہ قربانی کرے۔ حاصل یہ ہے سنت کے مطابق جب عید ہوگئی اس کے بعد قربانی کرسکتا ہے شہر قصبہ دیہات کے لوگ کل نماز عید کی پڑھیں اور قربانی کریں۔ رسول اللہ نے فرمایا اے لوگو ہر ایک گھر والوں پر قربانی ہے ترمذی ابوداؤد نسائی۔ نماز قربانی کی جلدی پڑھنا چاہئے اور نماز عید الفطر میں کچھ دیر کرے کچھ حرج نہیں مشکوٰۃ

وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔

صداقت اسلام

(۳)

(از مولوی محمد ابوالخیر صاحب صمیم پریوائی پرتاب گڈھی متعلم رحمانیہ بجماعت ثالثہ)

یہانتک اللہ تعالیٰ نے محبت کے طریقے کو استعمال کیا چونکہ بعض وہ طبائع بھی ہیں جو نہ ذاتی خوبی کی وجہ سے اور نہ احسان کی وجہ سے محبت کرتے ہیں بلکہ یہ چاہتی ہیں کہ اگر ہمیں اس سے خوف ہوگا تب ہم اس سے محبت کریں گے ورنہ نہیں چنانچہ خداوند قدوس ان طبائع کیلئے یوں ارشاد فرماتا ہے۔ ملک یوم الدین۔ یعنی خدا وہ ایک بڑی ذات ہے جو صرف دنیا کا مالک نہیں بلکہ قیامت میں بھی اسی کی حکومت ہوگی چنانچہ فرماتا ہے۔ لمن الملک الیوم للہ الواحد القھار۔ لہذا اس سے محبت کرنا چاہئے اور ڈرکر اس سے محبت کرنا چاہئے۔

جب لوگ اللہ تعالیٰ کی ذاتی خوبی کو دیکھکر اور اس کے احسانات کو دیکھ کر اور اس کی خوف کی وجہ سے محبت کرتے ہیں تو اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ آپس میں محبت کرنے لگتے ہیں۔ دنیا میں لوگ ایک شہر میں رہنے کی وجہ سے یا ایک ملک یا ایک مکان میں رہنے کی وجہ سے محبت کرتے ہیں تو ایسے ہی اپنے خدا کی وجہ سے بھی آپس میں محبت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے محبت کرنیکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ آپس میں محبت کرنے لگتے ہیں ایسے وقت میں اگر ان میں سے ایک فرد کسی کام کو شروع کرتا ہے تو اپنے آپ کو منفرد اور تنہا نہیں سمجھتا بلکہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ میرا کام کرنا تمام لوگوں کا کام کرنا ہے اسی وجہ سے خداوند قیوم نے ایاک نعبد وایاک نستعین میں جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے یعنی وہ شخص

جو اللہ سے محبت کرتا ہے جب وہ خدا کے سامنے کھڑا ہو کر خدا سے مدد مانگتا ہے اور اس کی عبادت کا اظہار کرتا ہے تو وہ واحد کا صیغہ نہیں استعمال کرتا یعنی وہ یہ نہیں کہتا کہ میں ہی تیری عبادت کرتا ہوں اور تیری ہی مدد چاہتا ہوں بلکہ وہ یوں کہتا ہے کہ ہم تیری مدد چاہتے ہیں اس کے بعد انسان کا اللہ تعالیٰ سے مکالمہ شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ خدا فرماتا ہے اھدنا الصراط المستقیم الخ۔ تو اس سورہ شریفہ سے ظاہر ہو گیا کہ مذہب اسلام انسان کا تعلق خداوند قدوس سے پیدا کرتا ہے اور یہی مذہب اسلام کی غرض ہے جب مذہب اسلام نے اس غرض کو پورا کر دیا تو یہی مذہب قابل قبول ہوا اور ہر انسان کو چاہئے کہ اسی مذہب کو قبول کرے مذہب کی صداقت کیلئے دو امر ضروری ہیں ایک تو وہ مذہب بتلائے کہ میں انسان کا تعلق خدا تعالیٰ سے پیدا کر سکتا ہوں چنانچہ یہ امر سطور ماسبق سے بخوبی معلوم اور واضح ہو گیا۔

دوسرا امر یہ ہے کہ وہ مذہب بتلائے کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے یا نہیں اس لئے مزہ جب آتا ہے کہ محبت جانبین سے ہوتی ہے ورنہ یہ کوئی اچھی بات نہیں کہ انسان تو اللہ تعالیٰ سے تعلق اور محبت پیدا کرنا چاہے لیکن اللہ تعالیٰ اسکی محبانہ آرزو کو ٹھکرا دے اور اس کے دامن امید کو تار تار کر دے تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ انسان بھی مایوس اور ناامید ہو کر محبت کرنا چھوڑ دیگا۔ اور محبت کا سلسلہ بالکل منقطع ہو جائیگا۔ لہذا ضروری امر یہ ہے کہ مذہب یہ بھی بتلائے کہ انسان جب اللہ سے محبت کرے اللہ بھی اس سے محبت کرے جب انسان اللہ کا ہو جائے اللہ اسکا ہو جائیگا چنانچہ مذہب اسلام نے اس کو ذکر کر دیا چنانچہ یوں ارشاد ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اس آیت شریفہ میں خداوند قدوس نے فرمایا کہ اے لوگو! اگر تم خدا کے محبوب بننا چاہتے ہو اگر تمہاری یہ دلی خواہش ہے کہ خدا تمہارا محبوب ہو جائے تو اس کے محبوب کی پیروی کرو یعنی جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب پیروی کروگے تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا۔

پس اس آیت سے صاف ثابت ہو گیا کہ انسان ہی صرف اللہ تعالیٰ سے محبت نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے اور محبت کے معنی یہ ہوئے کہ انسان کو جب کوئی تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کو دفع کر دیتا ہے۔ اور اس کی بات کو سنتا ہے بلکہ انسان سے بڑھکر اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے چنانچہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب انسان میری طرف ایک بالشت آتا ہے تو میں اس کی طرف بقدر ذراع آتا ہوں اگر میری طرف چلکر آتا ہے تو میں اس کی جانب بھاگ کر آتا ہوں حال اللہ تعالیٰ انسان سے بہت بڑھ چڑھکر محبت کرتا ہے۔ پس انسان کا تعلق خدا سے اور خدا کا تعلق انسان سے پیدا کرنیوالا صرف مذہب اسلام ہی ہے۔

ثابت ہوا کہ مذہب اسلام ہی حق ہے اور یہی صادق ہے اور قابل قبول ہے اور تمام ادیان عالم باطل اور محض لغو ہیں اور وہ اس قابل نہیں ہیں کہ انسان ان پر چلے اور چلکر خداوند قدوس سے تعلق پیدا کر سکے۔

فقط آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔